رضوان اللہ

بعد از موت

(۹)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اس حد تک بھیانک اور ہول ناک سزاؤں کا یہ صرف جسمانی پہلو ہے، وہاں انھیں ہر دم ذہنی اذیتوں سے بھی دوچار ہونا ہوگا۔ دوزخ کے باڑے میں ان کے درمیان جوتیوں میں دال بٹے گی۔ اس میں داخل ہوتے ہی یہ لوگ اس قدر ذہنی تناؤ کا شکار ہو جائیں گے کہ چھوٹتے ہی ایک دوسرے پر لعنت کے دونگڑے برسائیں گے۔ ایک دوسرے پر اپنے جرموں کا وبال ڈالنے کی کوشش کریں گے اور یہ سب کرتے ہوئے وہ بھول جائیں گے کہ کبھی ان کے درمیان میں محبت کے ناتے اور عقیدت کے واسطے رہے ہیں۔ ظاہر ہے وہ اپنی پیٹھوں پر عذاب کے تازیانے اور آگ کے چابک سہتے ہوئے اور کر بھی کیا سکیں گے۔ بس یہی کہ دوسروں پر دل کی بھڑاس نکال لیں یا آپس میں تو تکار کر لیں۔ غرض یہ کہ جب تک دوزخ میں رہیں گے ان کو آگ بھی جلائے گی اور ایک دوسرے کی لعنت ملامت بھی اور مقصود یہی ہوگا کہ جسمانی تکلیف کے ساتھ ساتھ ذہنی تکلیف میں بھی مبتلا رہیں اور انھیں کسی پل چین نصیب نہ ہو:

كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا. (الاعراف ۷: ۳۸)

''ان میں سے ہر گروہ جب داخل ہوگا تو اپنے ساتھی گروہ پر لعنت کرے گا۔''

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا، رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا. (الاحزاب ۳۳: ۶۷-۶۸)

''وہ کہیں گے: پروردگار، ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی بات مانی تو انھوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا۔ پروردگار، ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔''

حَتّٰۤی اِذَا ادَّارَکُوۡا فِیۡھَا جَمِیۡعًا قَالَتۡ اُخۡرٰھُمۡ لِاُوۡلٰھُمۡ رَبَّنَا ھٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوۡنَا فَاٰتِھِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ، قَالَ لِکُلٍّ ضِعۡفٌ وَّلٰکِنۡ لَّا تَعۡلَمُوۡنَ، وَقَالَتۡ اُوۡلٰھُمۡ لِاُخۡرٰھُمۡ فَمَا کَانَ لَکُمۡ عَلَیۡنَا مِنۡ فَضۡلٍ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا کُنۡتُمۡ تَکۡسِبُوۡنَ. (الاعراف ۷: ۳۸-۳۹)

’’یہاں تک کہ جب سب وہاں اکٹھے ہو جائیں گے تو ان کے پچھلے اگلوں کے بارے میں کہیں گے: پروردگار، یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا، اس لیے انھیں آگ کا دہرا عذاب دے۔ ارشاد ہوگا: تم سب کے لیے دہرا (عذاب) ہے، مگر تم جانتے نہیں ہو۔ اس پر اگلے پچھلوں سے کہیں گے: (ہم مجرم ہیں) تو تمھیں بھی ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوئی، سو چکھو اپنے کیے کی پاداش میں عذاب کا مزہ۔‘‘

ذہنی ٹارچر کرنے کے لیے انھیں وہاں حد درجہ ذلیل بھی کیا جائے گا۔ ان کو طعنے دیے جائیں گے۔ طنز آمیز باتوں کے کچوکے لگائے جائیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ اب تمھارے معبود کہاں چلے گئے؟ وہ کیوں نہیں آ کر تمھیں بچا لے جاتے؟ اس وقت یہ اتنے حواس باختہ ہوں گے کہ جواب میں کبھی کچھ کہیں گے اور کبھی کچھ۔ ان کی اس ذہنی اذیت کو بڑھانے کے لیے ان کی عقیدت کے مرکز وہ اصنام اور مورتیاں بھی ان کے ساتھ جلائی جائیں گی جن کے آگے انھوں نے اپنی جبینیں رگڑیں، ڈنڈوت کیے اور اپنی بیش بہا چیزیں ان پر قربان کر دی تھیں:

فَالۡیَوۡمَ تُجۡزَوۡنَ عَذَابَ الۡھُوۡنِ بِمَا کُنۡتُمۡ تَسۡتَکۡبِرُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ وَبِمَا کُنۡتُمۡ تَفۡسُقُوۡنَ. (الاحقاف ۴۶: ۲۰)

’’تم زمین میں ناحق تکبر اور نافرمانی کرتے رہے، اس لیے آج تمھیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا۔‘‘

ثُمَّ قِیۡلَ لَھُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تُشۡرِکُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ، قَالُوۡا ضَلُّوۡا عَنَّا بَلۡ لَّمۡ نَکُنۡ نَّدۡعُوۡا مِنۡ قَبۡلُ شَیۡئًا، کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ الۡکٰفِرِیۡنَ. (المومن ۴۰: ۷۳-۷۴)

’’پھر اُن سے پوچھا جائے گا کہ اب کہاں ہیں اللہ کے سوا وہ دوسرے خدا جن کو تم شریک کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے: کھوئے گئے وہ ہم سے، بلکہ ہم اس سے پہلے کسی چیز کو نہ پکارتے تھے۔ اس طرح اللہ ان کافروں کے حواس گم کر دے گا۔‘‘

اِنَّکُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ. (الانبیاء ۲۱: ۹۸)

’’تم اور تمھارے معبود جن کو اللہ کے سوا پوجتے رہے ہو، اب جہنم کا ایندھن ہیں۔‘‘

جسمانی اور ذہنی عذاب کیا کم ہوں گے کہ ان کا وہاں سب سے بڑی محرومی سے بھی سامنا ہو جائے گا۔ یہ سزا ان کے لیے اس قدر سخت ہوگی کہ اس کے سامنے انھیں اپنی سب مشکلیں آسان اور سب مصیبتیں ہلکی محسوس ہوں گی۔ اور

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ اس عظیم الشان نعمت سے محرومی ہوگی کہ جو اس سے محروم ہوا، وہ سب کچھ پا کر بھی تہی دامن رہا اور جس کے مقدر میں اس کا ملنا ٹھیرا وہ سب کچھ کھو کر بھی فائدے میں رہا۔ یہ نعمت ہے پروردگارِ عالم کی نگاہِ التفات کی، اس کے جلووں کے مشاہدے اور اس کی تجلیات سے حظ اٹھانے کی۔ مگر یہ نصیب جلے اور قسمت کے مارے اس سے یک سر محروم رہ جائیں گے:

كَلَّآ اِنَّهُمۡ عَنۡ رَّبِّهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّمَحۡجُوۡبُوۡنَ. (المطففین ۸۳:۱۵)

''ہرگز نہیں، اُس دن تو یہ اپنے پروردگار سے روک دیے جائیں گے۔''

آگ کی لپٹوں، کھولتے پانی، مکروہ ترین کھانے، حسرت وندامت بھری محرومیوں سے بچنے کے لیے یہ مجرمین کئی حیلے کریں گے، مگر ان کی سب کوششیں اکارت اور ہر سعی بے فائدہ رہ جائے گی۔ وہ لوگ جو پٹھے پر ہاتھ دھرنے نہیں دیتے، وہاں رو رو کر اپنے جرموں کا اعتراف کریں گے تاکہ کسی طرح ان مصیبتوں سے خلاصی ہو۔ مگر انھیں عدل و انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے سزا دی گئی ہوگی، اس لیے وہاں اعتراف کرنے کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ محض حسرت ہوگی جس کا وہ اظہار کریں گے:

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

فَاعۡتَرَفۡنَا بِذُنُوۡبِنَا فَهَلۡ اِلٰى خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِيۡلٍ. (المومن ۴۰:۱۱)

''ہم نے اپنے گناہوں کا اقرار کر لیا تو کیا اب یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت ہے؟''

وَقَالُوۡا لَوۡ كُنَّا نَسۡمَعُ اَوۡ نَعۡقِلُ مَا كُنَّا فِىۡٓ اَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ، فَاعۡتَرَفُوۡا بِذَنۡۢبِهِمۡ، فَسُحۡقًا لِّاَصۡحٰبِ السَّعِيۡرِ. (الملک ۶۷:۱۰-۱۱)

''اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو (آج) ان دوزخ والوں میں نہ ہوتے۔ اس طرح وہ اپنے گناہ کا اعتراف کر لیں گے، تو اب لعنت ہو ان دوزخ والوں پر۔''

یہی اعترافات وہ خدا کے حضور کر کے چاہیں گے کہ انھیں دوزخ سے نکال کر دنیا میں جانے کا ایک موقع عنایت ہو۔ اب کے بار وہ بہت ہی صالح زندگی گزاریں گے۔ لیکن پروردگارِ عالم ان کی گزارش کو سننا اور اس کو مان لینا تو بہت دور کی بات، انھیں اس طرح دھتکار دے گا، جس طرح کسی کتے کو دھتکار دیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ وہ انھیں آگ کے الاؤ میں پھینکوا کر ان کی التجاؤں اور آہ و زاریوں سے بالکل ہی لاتعلق ہو جائے گا:

قَالُوۡا رَبَّنَا غَلَبَتۡ عَلَيۡنَا شِقۡوَتُنَا وَكُنَّا قَوۡمًا ضَآلِّيۡنَ، رَبَّنَآ اَخۡرِجۡنَا مِنۡهَا فَاِنۡ عُدۡنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوۡنَ، قَالَ اخۡسَئُوۡا فِيۡهَا وَلَا تُكَلِّمُوۡنِ. (المومنون ۲۳:۱۰۶-۱۰۸)

''وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہماری بدبختی ہم پر چھا گئی تھی اور ہم واقعی گمراہ لوگ تھے۔ اے ہمارے رب، ہمیں یہاں سے ایک مرتبہ نکال دے، اگر ہم پھر ایسا کریں تو یقیناً ہم ہی ظالم ہوں گے۔ حکم ہوگا:

دور ہو، اسی میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔‘‘

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا، وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى. (طٰہٰ ۲۰: ۱۲۶)

’’ارشاد ہوگا: اسی طرح ہماری آیتیں تمھارے پاس آئی تھیں تو تم نے انھیں نظر انداز کر دیا تھا۔ آج تمھیں بھی اسی طرح نظر انداز کر دیا جائے گا۔‘‘

دوزخ پر مامور فرشتوں سے بھی رحم کی کوئی امید نہ ہوگی۔ وہ نہایت ترش مزاج اور سخت گیر ہوں گے۔ ان کی درگت بنتے دیکھ کر انھیں بالکل رحم نہ آئے گا اور وہ اُس سزا کو جاری رکھیں گے جس کا حکم ان کے پروردگار نے دے رکھا ہوگا۔ بلکہ اُس دن فرشتوں کی تو کیا بات، دوزخ بھی غضب سے بپھری ہوگی اور ان پر ذرا ترس نہ کھائے گی۔ وہ خدا کی لے میں اپنی لے ملا کر عرض کرے گی کہ ایسے مجرموں کے لیے میرے اندر بڑی وسعت ہے۔ اگر مزید بھی ان جیسے ہوں تو انھیں بھی تباہ حال کر چھوڑوں:

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ. (التحریم ۶۶: ۶)

’’اُس (جہنم کی آگ) پر درشت مزاج اور سخت گیر فرشتے مامور ہوں گے۔ اللہ انھیں جو حکم دے گا، وہ نافرمانی نہیں کریں گے اور وہی کچھ کریں گے جس کا انھیں حکم ملے گا۔‘‘

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ. (قٓ ۵۰: ۳۰)

’’اُس دن کو یاد رکھو جب ہم جہنم سے پوچھیں گے: کیا تو بھر گئی ہے؟ اور وہ جواب دے گی: کیا کچھ اور بھی ہیں؟‘‘

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اب دوزخی کوشش کریں گے کہ عذاب کی ان گھناؤنی صورتوں سے اگر نجات ممکن نہیں تو انھیں کچھ کھانے پینے کو ملے جس سے ان کی سزاؤں میں کچھ تخفیف پیدا ہو۔ اس کے لیے وہ اہل جنت سے بھیک مانگیں گے، مگر وہ لوگ کسی طرح کی امداد دینے کے بجائے انھیں صاف جواب دے دیں گے:

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ، قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ. (الاعراف ۷: ۵۰)

’’اہل جنت کو (دیکھ کر) یہ دوزخ والے آواز دیں گے کہ (اپنے ہاں کا) کچھ پانی یا کچھ روزی جو اللہ نے تمھیں عطا فرمائی ہے، ہمیں بھی عنایت کرو۔ وہ جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں منکروں کے لیے حرام کر رکھی ہیں۔‘‘

جب ہر طرف سے مدد ملنے کی توقع دم توڑ جائے گی تو یہ کوشش کریں گے کہ کسی طرح اس جہنم سے نکل بھاگیں۔ مگر ایسا ہونا ناممکنات میں سے ہوگا کہ اُس جیل پر مقرر کیے گئے داروغے انھیں بھاگنے کہاں دیں گے؟ سو ان کی طرف سے کی جانے والی ہر ایسی کوشش ان کی سزا میں اضافے ہی پر منتج ہوگی۔ وہاں سے نکل بھاگنا تو ایک طرف رہا، وہ اگر ایک قسم کی سزا سے عافیت پا کر دوسری آفت میں پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے تو اس کی بھی وہاں اجازت نہ پاسکیں گے:

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰهُمُ النَّارُ، كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ. (السجدہ ۳۲: ۲۰)

’’رہے وہ لوگ جنھوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ جب وہ اس میں سے نکلنے کی کوشش کریں گے، اسی میں دھکیل دیے جائیں گے اور کہا جائے گا: چکھو اب اس دوزخ کے عذاب کا مزہ، جسے تم جھٹلاتے رہے ہو۔‘‘

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ، كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ. (الحج ۲۲: ۲۱-۲۲)

’’اُن کی سرکوبی کے لیے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ وہ اس کے کسی عذاب سے جب بھی نکلنا چاہیں گے، دوبارہ اسی میں دھکیل دیے جائیں گے کہ (اب اسی میں رہو) اور چکھو جلنے کی سزا کا مزہ۔‘‘

غرض یہ کہ عذاب سے بچنے کے لیے ان کے سب حیلے ناکام ہو جائیں گے۔ وہ جان لیں گے کہ چیخیں یا چلائیں، رہنا اب یہیں ہے اور عذاب کا ختم ہو جانا تو دور کی بات، اس میں کسی کمی کا بھی کوئی امکان نہیں۔ اب ان کے لیے کرنے کا کام بس یہی رہ گیا ہے کہ وہ آگ سے بھاگیں تو کھولتے پانی میں جا پڑیں اور وہاں سے جان چھڑائیں تو پھر آگ میں دھکیل دیے جائیں:

لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ. (الزخرف ۴۳: ۷۵)

’’وہ (عذاب) ان کے لیے ہلکا نہیں کیا جائے گا اور وہ اسی میں مایوس ہو کر پڑے رہیں گے۔‘‘

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ، يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ، فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. (الرحمٰن ۵۵: ۴۳-۴۵)

’’یہ وہی جہنم ہے جس کو یہ مجرم جھٹلاتے رہے۔ اب اس کے اور کھولتے ہوئے پانی کے درمیان گردش کرتے رہیں گے۔ پھر اے جن و انس، تم اپنے رب کی کن کن شانوں کو جھٹلاؤ گے۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.org

ان پر چھائی ہوئی ناامیدی اور یاسیت جب اپنی انتہاؤں کو چھونے لگے گی تو وہ موت کی تمنا کریں گے۔اس کے جواب میں انھیں بتادیا جائے گا کہ اب موت کہاں! تمھیں تو زندہ رہنا ہے اور وہ بھی اسی حالت میں:

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ، قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ. (الزخرف ۴۳:۷۷)

”وہ پکاریں گے: اے مالک، تمھارے رب کو ہمارا خاتمہ ہی کر دینا چاہیے۔ وہ جواب دے گا: (اب تو اسی حال میں) تم کو رہنا ہے۔“

ان کو دی جانے والی یہ زندگی نام کی ہوگی، وگرنہ حقیقت میں یہ موت سے بھی بدتر ہوگی۔ان کے آس پاس ہر جگہ موت سایہ فگن ہوگی، مگر موت پھر بھی نہ آئے گی اور عذاب ہوگا کہ بڑھتا ہی چلا جائے گا:

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى. (الاعلیٰ ۸۷:۱۳)

”پھر نہ اس (آگ) میں مرے گا نہ جیے گا۔“

يَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ، وَمِنْ وَّرَآءِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ. (ابراهيم ۱۴:۱۷)

”موت ہر طرف سے اس پر پلی پڑ رہی ہوگی، لیکن وہ مرنے نہ پائے گا اور آگے ایک اور سخت عذاب اس کا منتظر ہوگا۔“

خدایا، ہمیں اس عذاب سے اپنی پناہ میں رکھنا!

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org